بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ
وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِکَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝

ماہنامہ
اخبار احمدیہ

جرمنی

مدیر: مغفور احمد
کتابت: نصر اللہ ناصر

تبلیغی نمبر — جمادی الثانی ۱۴۰۷ھ — تبلیغ ۱۳۶۶ ہش — فروری ۱۹۸۷ء — خصوصی شمارہ

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔

اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ

وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"
(کشتی نوح ص ۳۰)

"ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں۔ وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔"
(کشتی نوح ص ۱۹)

جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا

مصلح موعود کے ظہور کے بارے میں عظیم الشان الٰہی بشارت

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا، ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے، وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کیساتھ آئے گا، وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے نفسی نقطۂ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔"

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء منقول از تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۶۰)

موعود بیٹا

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

مری ہر بات کو تُو نے چلا دی
مری ہر روک بھی تُو نے اٹھا دی
مری ہر پیشگوئی خود بنا دی
تری نسلاً بعیدًا بھی دکھا دی
جو دی ہے مجھ کو وہ کس کو عطا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

جماعتِ احمدیہ اور فریضۂ تبلیغ

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

سب سے اہم جہاد تبلیغ

"آج کے زمانے میں سب سے اہم جہاد جماعتِ احمدیہ کیلئے سب سے اہم کام اور خدمت جو جماعت احمدیہ نے سرانجام دی ہے وہ تبلیغ ہے۔ تبلیغ اپنے غیر احمدی مسلمان بھائیوں کو تبلیغ ہندوؤں کو، تبلیغ سکھوں کو، تبلیغ بدھوں کو، تبلیغ کنفیوشنسٹوں کو، تبلیغ انکو بھی جو دہریہ ہیں اور مختلف اقوام کے نام پر دنیا میں کئی قسم کے فتنے پھیلا رہے ہیں۔ تبلیغ آج کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہ زندگی اور موت کا سوال ہے۔ یہ کہہ کر اس فقرے کی اصلاح کرانا چاہتا ہوں۔ کیوں یہ محاورہ ہے عام جس سے آپ ایک بات سمجھتے ہیں۔ مگر جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے یہ صرف زندگی اور زندگی کا سوال ہے کیونکہ جماعتِ احمدیہ کیلئے ڈکشنری میں موت کا کوئی لفظ نہیں جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالےٰ نے زندگی اور اس سے بڑھ کر زندگی مقدر کی ہوئی ہے۔ لیکن جس جدوجہد کیساتھ، جس کوشش کیساتھ ہمیں زندگی کے نئے مقام عطا ہوئے ہیں نئی منازل ملی ہیں، اس کیلئے سب سے اہم کام آج تبلیغ ہے ...... ہمیں تبلیغ کے نقطۂ نگاہ سے یہ سوچنا چاہیئے کہ یہ ایک جہاد ہے۔ ایک جنگ ہے۔ اور جنگ کے لوازمات سے باخبر رہنا ہمارا کام ہے۔ جنگ کے لوازمات میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہتھیار کو اپنائیں اور ہتھیار کو اختیار کریں اور ہتھیار لینے کے بعد اُن کا چلانا سیکھیں۔ کیونکہ ہتھیار ہوں اور چلانا نہ آتا ہو تو بسا اوقات وہی ہتھیار، ہتھیار والے کے خلاف استعمال ہونے لگتے ہیں۔

دُعا تبلیغ کے لئے ایک اہم ہتھیار

سب سے اہم ہتھیار جس کے بغیر تبلیغ ہو ہی نہیں سکتی وہ دُعا ہے۔ جب میں ہتھیاروں کی بات کرتا ہوں تو سب سے اہم ہتھیار جو میرے ذہن میں آتا ہے جس کے بغیر تبلیغ ہو ہی نہیں سکتی وہ دُعا ہے۔ آپ میں سے بعض سوچ سکتے ہیں کہ قرآن کریم کا علم، دلائل حدیث کا علم ان کی باتیں کیوں نہیں کیں۔ کیونکہ تبلیغ میں تو زیادہ ضرورت ان کی پڑتی ہے۔ لیکن امرِ واقعہ یہ ہے کہ دُعا کے بغیر باقی علم تو دنیا کے دنیاداروں کو مِل ہی جاتی ہیں۔ لیکن قرآن الٰہی کتاب ہے۔ یہ تو ناممکن ہے کہ دُعا کے بغیر اسکا علم حاصل ہو سکے۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات ہیں۔ آپ بھی دُعاؤں کی برکت ہی سے اُن کے صحیح معنے کو پہنچ سکتے ہیں ورنہ ٹھوکر کے خطرات ہیں اور ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے جس زمانے میں ہمیں یاد کروایا کہ سب سے مضبوط ہتھیار سب سے اہم ہتھیار دُعا ہی کا ہتھیار ہے۔ اور اتنا اس پر زور دیا اتنا اس پر زور دیا کہ گذشتہ چودہ سو سال میں تمام علماءِ امت نے اور بزرگانِ اُمت نے دُعا پر جو کچھ کہا اور کچھ لکھا اسکو آپ اکٹھا کر لیجئے اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے اقوال اور تحریروں کو ایک طرف رکھ لیجئے، یہ زیادہ وزنی ہوں گی۔ اس سے اہم

عظیم الشان کارنامہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں سرانجام فرمایا وہ دعا کی طرف دنیا کو توجہ دلائی ہے۔ تمام دنیا کو اس مقام کی طرف بلایا۔ جو اس سے اہم کامیابیوں کا مقام ہے اور جس سے دنیا پوری طرح غافل ہو چکی تھی تو اسکو اولیت دیجئے اور دعاؤں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیے۔ پھر آپ کو عطا ہوں گی۔ پھر خدا آپ کی مدد کو آئے گا۔ معجزانہ طور پر آپ کو دلائل سکھائے گا۔

اللہ تعالےٰ خطرات کے وقت آپ کی مدد فرمائے گا۔ مشکل فیصلوں کے وقت آپ کو بتائے گا کہ کون سا درست اقدام ہے، کون سا غلط اقدام ہے۔ تو ساری زندگی آپ کی محفوظ ہو جاتی ہے۔ دعا سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے۔ کوئی مددگار ہی نہیں ہے آپ کا۔ خصوصاً تبلیغ کے میدان میں۔

(خطاب بر موقعہ دوسرا یورپی اجتماع بمقام لندن 1985ء)

تبلیغ کا بوجھ ساری جماعت اُٹھایا کرتی ہے۔

"ابھی تک ہم اپنے فرائض کی ادائیگی میں پوری طرح آغاز سفر بھی نہیں کر سکے ساری دنیا کو جھنجوڑنا، اسکو جگانا اور خدائے حیّ قیوم کی طرف متوجہ کرنا یہ ہمارا کام تھا اور ہمارے کام سے مراد مبلغین کا کام نہیں ہے۔ دنیا میں قومیں کبھی بھی مبلغین کے ذریعہ ترقی نہیں کیا کرتیں۔ مبلغین تو صرف مذکر یعنی یاد دہانی کرانے والے ہوتے ہیں۔ تبلیغ کا بوجھ ساری جماعت اُٹھایا کرتی ہے۔ ساری دنیا میں جو اسلام کی تبلیغ ہوئی ہے وہاں کونسے مبلغ تھے جنہوں نے فتح کیا ہے۔ مبلغین تو یاد دہانی کا کام کیا کرتے تھے۔ تبلیغ کا حقیقی کام عوام الناس نے کیا ہے۔ چین کو کن مبلغین نے مسلمان بنایا تھا؟ انڈونیشیا کو کن مبلغین نے مسلمان بنایا تھا؟ ہندوستان میں کن مبلغین نے اسلام پھیلایا تھا؟ انفرادی طور پر کچھ تاجر تھے اور کچھ درویش صفت لوگ تھے جو خدا کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے۔ وہ جہاں جہاں گئے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام بھی کرتے رہے۔ اسی طرح اسلام مختلف ملکوں میں پھیلتا چلا گیا۔"

ہر شخص کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔

"آپ کو اگر تبلیغ کرنی نہیں آتی تو کوئی بات نہیں۔ آپ پیغام تو دے سکتے ہیں۔ آپکے پیغام کے پیچھے نکرادر جذبہ تو پیدا ہو سکتا ہے اسکے ساتھ ساتھ آپ دعائیں تو کر سکتے ہیں۔ بس پیغام دیں دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپکو خود تبلیغ کی راہیں سکھائے گا۔ خود مسائل سمجھائے گا۔ آپکی مشکلات کو سلجھائے گا۔ سب طاقت خدا کی ہے۔ ہماری کچھ بھی نہیں۔ اس احساس کیساتھ مگر اس یقین کیساتھ کہ ہمیں پھر بھی کچھ نہ کچھ کرنا ہے۔ ہم نہیں کریں گے تو خدا کی طاقت اور فضل شاملِ حال نہیں ہوگا۔

آپ سبکو اسلام کی تبلیغ کا فریضہ بطریقِ احسن ادا کرنے کی حتی المقدور کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ بمقام آخن مغربی جرمنی 3 ستمبر 1982ء)

داعی الی اللہ بننے کیلئے پہلے اپنے اندر رَبُّنَا اللّٰہ کہنے کی اہلیت پیدا کریں

"یہ ہیں وہ لوگ جو ربّنا اللہ کہتے ہیں اور پھر اس دعویٰ پر استقامت اختیار کرتے ہیں جن پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں جنکی ہر تاریکی نور میں تبدیل کی جاتی ہے اور پھر وہ تاریکی میں بسنے والے ہر شخص کو اس نور کی طرف بلاتے ہیں۔ انکا ہر غم خوشی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ دنیا کیطرف بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں آؤ ہم تمہارے غم بھی اُٹھائیں اور اُنہیں خوشیوں میں تبدیل کریں۔ یہ وہی لوگ ہیں کہ جنکو خوف ڈراتے ہیں لیکن وہ اُن خوفوں سے خوف نہیں کھاتے بلکہ دنیا کے خوف ہٹانے

"اِسلام کی تبلیغ میں دیوانے بن جائیں"

کیلئے دنیا کی طرف بڑھتے ہیں۔

یہ ہیں وہ داعی الی اللہ جو تمہیں بننا ہوگا کیونکہ دنیا ہزار قسم کی ظلمات کا شکار ہے ہزار خوفوں میں مبتلا ہے۔ ہزار قسم کے حزن ہیں جو سینوں کو چھلنی کئے ہوئے ہیں۔ پس اے احمدی! آگے بڑھ اور ان خوفوں کو دور کر۔ ان اندھیروں کو روشنی میں تبدیل کر دے اور ان غموں کو راحت و اطمینان میں بدل دے کیونکہ تیرے مقدر میں یہی لکھا گیا ہے۔" (خطبہ جمعہ 4، فروری 1983ء بمقام ربوہ)

داعی الی اللہ بننے کیلئے ضروری ہے کہ بدی کا مقابلہ ہمیشہ احسن قول اور احسن عمل سے کیا جائے۔

"جب تم دنیا کو نیک کاموں کی طرف بلاؤ گے تو تمہارا مقابلہ شروع ہو جائیگا اور یاد رکھو کہ یہ مقابلہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ تم جب تک جہاد میں مصروف رہو گے تمہارا حسن بھی بڑھتا جائیگا اور مقابل کی بدیاں گھٹتی چلی جائینگی۔ جب تم جہاد سے غافل ہو جاؤ گے تو تمہارے اندرونی حسن کی بھی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی ..... جب بھی مقابلہ ہو تو یہ بات یاد رکھنا کہ بدی کے مقابل پر صرف حسن پیش نہیں کرنا بلکہ بہترین حسن پیش کرنا ہے ایسا حسن جس سے بہتر اور حسین تصور ممکن نہ ہو۔ وہ دلیل نکالو جو بہترین ہو اور اس سے بدی کا مقابلہ کرو...... جب دلائل کی جنگ شروع ہو تو پہلے کمزور دلائل نہ نکالا کرو یا یوں ہی کوئی دلیل دینی نہ شروع کر دیا کرو بلکہ اپنے ترکش سے سب سے اچھا تیر نکالو۔ سب سے مضبوط دلیل نکالا کرو اور یہ ایک بہت بڑی حکمت کی بات ہے۔"

"جب مناظرہ شروع ہو۔ گفتگو شروع ہو تو تمہارا یہ کام نہیں ہے اور تمہاری گفتگو کا یہ مقصد نہیں ہے کہ تم دوسرے کو نیچا دکھاؤ اور اسکی تذلیل کرو۔ ..... اس لئے تم جس بات کو پیش کرو اسے اس طرح پیش کرو کہ لوگوں میں اس کیلئے کشش پیدا ہو نہ کہ نفرت میں اور بھی انگیخت ہو جائے۔ پس یہ پہلو بھی قول کے حسن کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔"

"احسن کہہ کر اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ تمہاری گفتگو کا طریق نہایت عمدہ ہونا چاہیے ایسی گفتگو کریں جسمیں تقویٰ ہو، سچائی ہو، گہرائی ہو اور وزن ہو۔ لوگوں کو صداقت از خود جھلکتی ہوئی نظر آ رہی ہو۔ دیکھنے والے عش عش کر اٹھیں اور بے اختیار کہنے لگیں، کہ یہ تو سچائی بول رہی ہے اور وہ انکو قبول حق پر مجبور کر دے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کے بہت سے صحابہ کم علمی کے باوجود اسلئے کامیاب مبلغ تھے کہ ان کی بات میں وزن تھا۔ انکے اندر سچائی تھی۔ انمیں سادگی تھی اور سادگی بجائے خود ایک قوت تھی ان چیزوں نے مل کر انکی زبان میں اور انکے قول میں ایک حسن پیدا کر دیا تھا۔"

حسن عمل میں حکمت ضروری ہے

"حسن عمل میں حکمت بھی ضروری ہے۔ حکمت کے ساتھ ایسا فعل کریں جو صرف ظاہر میں اچھا نظر نہ آئے بلکہ اس کے حسن میں گہرائی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بھی حکمت کا دامن چھوڑ کر کوئی فیصلہ نہیں کیا کرتے تھے۔ ہر فیصلہ کے پیچھے حکمت کارفرما ہوتی۔ آپؐ کا ہر فیصلہ بڑا گہرا اور حکمت کا سرچشمہ دکھائی دیتا ہے...... غرض یہ وہ طریقِ تبلیغ ہے جو قرآن کریم نے سکھایا اور یہ وہ نتائج ہیں جو قرآن کریم کے بیان کے مطابق لازماً نکلا کرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 18 فروری 1983 کراچی)

تبلیغ کو تیز تر کرنے کا عہد کریں۔

"ہر احمدی یہ عہد کرے کہ پہلے اگر میں نے ایک احمدی بنانا تھا تو اب پانچ بناؤں گا اور اگر زور ڈالیں کہ احمدیوں کی تبلیغ بند کرنی ہے تو پھر دس بنا کر دکھاؤں گا اور اللہ کے فضل سے جب آپ خدا کی خاطر یہ عہد کریں گے تو خدا پورا کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔"

ہر احمدی تبلیغ کیلئے وقت قربان کرے۔

"یہ دور سب سے زیادہ وقت کی قربانی چاہ رہا ہے اور بار بار میں جماعت کو متوجہ کر رہا ہوں کہ مجھے ہر احمدی ایک مبلّغ کی صورت نظر آنا چاہیئے۔ پوری ذمہ داری کے ساتھ اپنے آپ کو ایک مبلّغ سمجھیں اور تبلیغ کیلئے باقاعدہ اپنا وقت قربان کریں

"ہر احمدی کو دعا کے ساتھ تبلیغ کرنی چاہیئے"

رفتہ رفتہ ہر زائد وقت کو اپنے خدا کا وقت سمجھتے ہوئے لذت کے حصول کو کم کرتے چلے جائیں اور ان اوقات کو تبلیغ کیلئے وقف کر دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ تبلیغ میں جو لذت آپکو حاصل ہوگی وہ ساری دوسری لذتوں پر غالب آجائیگی کیونکہ جماعت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مبلغ کو تبلیغ کا ایسا چسکا پڑتا ہے کہ جس کو ایک دفعہ عادت پڑ جائے وہ پیچھے رُک ہی نہیں سکتا۔ اس نے تو تبلیغ کرنی ہی کرنی ہے اور اللہ تعالےٰ پھر اسکو پھل عطا کرتا ہی چلا جاتا ہے"

کسی کو احمدی بنا لینا قیامت تک کیلئے صدقہ جاریہ ہے۔

"ایک شخص کو بھی آپ احمدی بنالیں تو بلا شبہ قیامت تک کیلئے یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ آپ کی طرف سے ہوتا ہے جو نہ ختم ہونیوالا ہے اور ہمیشہ اسکی برکتیں اور رحمتیں آپ پر پہنچتی رہیں گی۔ بہت سے خاندانوں سے مَیں نے گفتگو کی ہے۔ تبلیغ کے موضوع پر پوچھا ہے تو پتہ یہ چلتا ہے کہ جب بھی انکے اس جدِّ امجد کا نام آتا ہے جس نے پہلے احمدیت قبول کی تھی تو اگلا سوال یہ ہوتا ہے کہ وہ کیسے ہوئے؟ تو لب اوقات بے انتہا احترام اور ممنونیت کے جذبے سے وہ بیان کرتے ہیں اور اُنکے چہرے پر ایک ہی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ فلاں ایک بزرگ ہوا کرتے تھے اور اُنکی جو ذاتی حیثیت ہے اسکا کوئی بھی تصور انکے دماغ میں نہیں ہوتا کہ وہ بڑا آدمی تھا۔ ایک پیشہ ور تھا یا زمیندار تھا۔ کوئی امیر آدمی تھا یا غریب آدمی تھا۔ ایک ہی طرح ہر اس شخص کیلئے دل میں عزت کے جذبات ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں کسی خاندان میں احمدیت پہنچی"

تبلیغ کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ عزت عطا کرتا ہے۔

"احمدیت کی تاریخ میں بعض مزدور ہیں جنکو تبلیغ کا شوق تھا۔ بعض تانگے بان تھے جو تانگہ چلایا کرتے تھے اور تبلیغ کیا کرتے تھے ایسے تانگہ بانوں کو میں جانتا ہوں جنکی روحانی نسلیں آج ساری دنیا میں پھیلی پڑی ہیں جب آپ اُن سے بات کرتے ہیں تو احترام سے اُنکا ذکر کرتے ہوئے سر جُھک جاتے ہیں۔ اب تانگے بان کی کیا عزت ہے؟ ایک غریب آدمی نیک ہوگا تو خدا کی نظر میں اُس کی عزت ہوگی اور اگر نیک نہیں ہوگا تو نہ خدا کی نظر میں عزت اور نہ دُنیا کی نظر میں۔ لیکن احمدیت نے ایسے تانگہ بان بھی پیدا کیئے جن کے نام بڑی عزت اور ممنونیت کے جذبے کے ساتھ یاد کیئے جاتے ہیں اور آئندہ ہمیشہ یاد کیئے جائیں گے۔ ایسے درزی پیدا کیئے جنہوں نے تبلیغ میں کئی نسلیں پیدا کیں اور (اب) دور دور تک وہ نسلیں پھیلی ہوئی ہیں"

تبلیغ چھوٹوں کو بڑا بنا دیتی ہے

"ایک خاندان ہے۔ میں اُنہیں جانتا ہوں وہ امریکہ میں بھی ہے اور دوسری جگہوں پر بھی ہے۔ اُن سے میں نے پوچھا کہ آپ کے ہاں احمدیت کس طرح آئی؟ آپکا علاقہ تو بڑا سخت تھا۔ انہوں نے بتایا (انکی آنکھوں میں اس وقت محبت کے آنسو تھے) کہ ایک درزی ہوا کرتا تھا۔ عجیب خدائی انسان تھا۔ عجیب اسکے اخلاق تھے۔ اسکو لوگ دیکھتے تھے تو اسکی طبیعت کی مٹھاس اور اُسکے حُسنِ خلق کی وجہ سے متاثر ہو جاتے تھے۔ میں بھی اُس سے کپڑے سلواتا تھا اور پھر رفتہ رفتہ تعلق بڑھا اس نے تبلیغ شروع کی اور یہ اسکا عظیم الشان احسان ہے کہ اس کے نتیجہ میں ہمارے خاندان میں احمدیت آئی۔ تو وہ چھوٹے چھوٹے لوگ جو بظاہر دنیا کی نظر میں چھوٹے ہیں اُنکو بڑا کیا جائیگا"

تبلیغ میں کامیابی کیلئے سنہری گُر

"اگر آپ دُعا کریں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہر ایک احمدی کو اللہ تعالےٰ تبلیغی نقطۂ نگاہ سے نئے نئے پھل عطا کرتا چلا جائیگا۔ تبلیغ میں کسی انسان کے نفس کی چالاکی کام نہیں آیا کرتی۔ نہ علم سے کبھی میدان سر ہوئے ہیں۔ تبلیغ کا میدان تو محبت اور اخلاص اور وارفتگی کو چاہتا ہے اور دُعاؤں کے عادی لوگوں کو زیادہ پھل ملا کرتے ہیں۔ بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی، پیار اور وابستگی ہو تو علم خواہ کم بھی ہو علم رفتہ رفتہ خود ترقی کرتا رہتا ہے لیکن علم پر بناء کر کے تبلیغ نہیں ہوا کرتی۔ یہ تو آپ کے جذبے سے ہوتی ہے۔ آپ کے دل میں ایک لگن لگ جائے، پیار پیدا ہو جائے، آپ کی بات میں مٹھاس پیدا ہو جائے، آپ کی ذات میں روحانیت داخل ہو جائے لوگ محسوس کریں کہ یہ کچھ اور قسم کے لوگ ہیں۔ یہ اللہ والے لوگ ہیں۔ اسی کے نتیجہ میں دل جھکتا ہے اُنکے سامنے۔

"اُونچا وہی ہے جو تبلیغ میں اُونچا ہے"

اُن کے لئے ایک عظمت پیدا ہوتی ہے دل میں اور پھر باتوں میں اثر بہت بڑھ جایا کرتا ہے۔"

کامیاب مبلّغ کی صفات

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں بھی اور بعد میں بھی ہم نے تو یہی دیکھا کہ مبلّغ وہی کامیاب ہے جو دل کے لحاظ سے مبلّغ بن جاتا ہے اور مبلّغوں والی صفات اُسکے اندر پیدا ہو جاتی ہیں۔ پھر اللہ تعالےٰ اس پر پھل لگانے شروع کرتا ہے اور کثرت کے ساتھ وہ پھیلنے لگتا ہے۔"

بیرونی ممالک میں پاکستانیوں کو تبلیغ کرنے کے متعلق خصوصی ہدایت

"اگرچہ اس نئے دور میں جو ابتلاؤں کا نیا دور ہے جماعت میں غیر معمولی بیداری ہے اور پہلے سے بڑھکر تبلیغ کی طرف توجہ ہے لیکن آپ نے اپنی ذمہ داریاں بھی پوری کرنی ہیں اور پاکستان والوں کی بھی ذمہ داریاں پوری کرنی ہیں۔ وہ تبلیغ میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہے تھے۔ پاکستان کی جماعتیں بڑی تیزی سے ترقی کر رہی تھیں اور دراصل اس ابتلاء کی، اس فتنے کی ایک وجہ یہ ہے، کہ دشمن یہ سمجھ چکا تھا کہ اب اس میدان میں ہم ہار گئے ہیں۔ اس طرح کثرت کے ساتھ جوق در جوق غیر احمدی ہر طبقۂ خیال کے لوگ ربوہ کی طرف دوڑنے لگے تھے کہ ہر روز ایک اجتماع نظر آتا تھا۔ اُس زمانہ میں بعض دفعہ تو سولہ سو آدمی، دو ہزار آدمی جو ربوہ میں اکٹھے ہو جاتے تھے اور بھاری اکثریت اُن میں غیر احمدیوں کی جو صرف دیکھنے آتے تھے کہ یہ کیا ہے اور گفت و شنید کرتے تھے۔ اپنے سوالوں کے جواب لیتے تھے اور پھر ہر ایک ان میں سے واپس جا کر مبلّغ بن جاتا تھا اور علاقے میں یہ بات پھیل جاتی تھی۔ چنانچہ جب اسلام آباد (پاکستان) میں تھا تو آنے سے پہلے جہاں حالت یہ ہو گئی تھی کہ کثرت سے غیر احمدیوں کا آنا اور رجحان اور بعض دفعہ بسوں میں پشاور سے بھی لوگ آ رہے ہیں اور بعض اور علاقوں سے بھی لوگ آ رہے ہیں تو حکومت کی INTELLIGENCE سروسز نے اُن کو رپورٹیں بھجوانی شروع کیں کہ ہم تو سنبھال ہی نہیں سکتے یہاں تو انبوہ در انبوہ لوگ آ رہے ہیں۔ چنانچہ حکومت کو آرڈر دینا پڑا کہ اُن بسوں کو باہر روک دیا جائے۔ چنانچہ پشاور کی بسیں اٹک کے پُل پر روک دی گئیں۔ اسلام آباد کی بسیں زیرو پوائنٹ پر روک دی گئیں۔ اور اس طرح بیچ میں روڑے اٹکا کر انہوں نے لوگوں کے رجحان کو بند کرنیکی کوشش کی۔ تو جماعت احمدیہ پاکستان کے اوپر جو آج تنگی کے دن ہیں۔ اُن میں سب سے بڑی ایک تنگی یہ بھی ہے کہ تبلیغ کے رستے میں روکیں ڈالی گئی ہیں۔ یہ وقت ہے کہ آپ اُنکے بوجھ بھی لیکر آگے بڑھیں گے اور ساری دنیا میں جہاں بھی پاکستانی ہے، اُسکی تبلیغ کی ذمہ داری بھی آپ پر ہے۔"

بیرونی ممالک کے پاکستانیوں کو تبلیغ کے متعلق ہمارا فرض۔

"انگلستان میں انگریزوں کو تبلیغ کی ذمّہ داری بھی انگلستان کی جماعت پر ہے اور یہاں بسنے والے پاکستانیوں کی ذمہ داری بھی اُن پر ہے جرمنی میں جرمن لوگوں کی ذمّہ داری بھی جرمن جماعت پر ہے اور پاکستانی جو وہاں بس رہے ہیں اُنکی ذمہ داری بھی اُن پر ہے۔ اسلیئے ساری دنیا میں اُنکی اس کوشش کو ناکام بنا دینا ہے۔ اس عزم اور اس قوت اور اس جوش کے ساتھ کہ پاکستانی احمدیوں کے کام کو اپنے ہاتھ میں آپ سنبھال لیں کہ حکومت پاکستان کروڑ بھی چاہے تب بھی اُنکی کوئی پیش نہ جائے اور پہلے سے کہیں زیادہ رفتار کے ساتھ پاکستانی بھی احمدی ہونے لگ جائیں۔"

محنت اور مستقل مزاجی کیساتھ تبلیغ کریں۔

"شروع میں انتظام بنانے مشکل ہوتے ہیں اور بے لذّتی سی آپ کو نظر آئیگی۔ تھوڑی سی بعض لوگ شاید بوریت بھی محسوس کریں کہ جذبے تو ہمارے اتنے تمدار تھے۔ آنکھوں سے آنسو بہتے تھے۔ جانیں اُچھل رہی تھیں۔ دل قربان ہونے کے لئے فدا تھے اور یہاں کہہ رہے ہیں کہ یہ نظام مکمّل کرو اور تبلیغ کرو یہ کوئی چھوٹی باتیں نہیں ہیں۔ یہ بہت ہی عظیم الشّان باتیں ہیں۔ اس لیئے اس کی طرف توجہ کریں۔"

تبلیغ کے متعلق جماعتوں کی ذمہ داری۔

"ساری جماعتیں اس بات کا جائزہ لیں اور یہ کوشش کرتی رہیں کہ ایک بھی احمدی

"تبلیغ ہر احمدی کا فریضہ ہے اسمیں غفلت کرنیوالا خدا کے حضور جوابدہ ہوگا"

ایسا نہ ہو جو مبلغ نہ ہو رہا ہو۔ چھوٹے بچے بھی مبلغ بنا دیں۔ بوڑھے بھی مبلغ ہو جائیں عورتیں بھی مبلغ ہو جائیں۔ اور اگر ایک سال میں آپ یہ محنت کر کے نظام جاری کر دیں تو تبلیغی پھل جو لگا کرتے ہیں وہ وقت پر لگا کرتا ہے۔ انشاءاللہ ایک دو سال کے اندر جب یہ پھل پکنے شروع ہو جائیں گے تو پھر آپ اندازہ کریں گے کہ اللہ تعالےٰ کے کتنے عظیم الشان فضل ہیں جو آپ پر نازل ہونے شروع ہوئے ہیں"

(ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بر موقعہ پہلا یورپین اجتماع خدام الاحمدیہ لندن 29 جولائی 1984ء)

تبلیغ کیلئے ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں ۔

"تبلیغ کیلئے تو پہلے تیاری ہوا کرتی ہے۔ واقفیت پیدا کرنا، تعلقات بڑھانے پھر ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔ زمینیں بدلنی پڑتی ہیں۔ بعض تجربے کئے ناکام رہے۔ پھر دوسری جگہ گئے۔ ایک طرز اختیار کی، وہ ناکام رہی پھر نئی طرز بدلی تو رفتہ رفتہ فن آ گیا۔ ایک ہی دن میں انسان پہلوان نہیں بن جایا کرتا۔"

امرا ممالک اور مبلغین کو ماہانہ تبلیغی رپورٹ کے متعلق ہدایت ۔

"تبلیغی صورتحال کے متعلق ہر ملک کے امیر کو چاہیئے کہ وہ ہر رپورٹ میں لازماً ذکر کرے کہ اس مہینے میں مقامی طور پر کتنے احمدی ہوئے؟ سال میں اب تک کتنے ہوئے؟ اور نئے ممالک جو سپرد کئے گئے تھے انمیں سے کن ممالک میں خدا کے فضل سے پودا لگا ہے۔ نئی جماعتیں بھی بنانی تھیں یہ بھی ایک سکیم کا حصہ تھا کہ تمہاری جماعت میں اگر سو ہیں تو انہیں ڈبل کر کے دو سو کرو۔ بعض بڑے اچھے مبلغ ہیں جو بڑی توجہ سے ان باتوں کے متعلق رپورٹیں کرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 24 اگست 1984ء مسجد فضل لندن)

اسلام کی تبلیغ میں دیوانے بن جائیں ۔

"جسطرح حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری درویشوں کیطرح نکل کھڑے ہوئے تھے انکے ہاتھ میں کوئی ہتھیار نہیں تھا انکی جیب میں کوئی دولت نہیں تھی صرف اللہ کی محبت کا نام لیکر وہ دنیا میں نکلے اور آخر کار انہوں ساری روم سلطنت کو عیسائی بنا لیا۔ آپ تو مسیح محمدیؐ کے غلام ہیں۔ آپکو تو اُن سے زیادہ طاقت بخشی گئی ہے اسلئے اگر آپ یہ فیصلہ کریں اور دُعا کریں اور اللہ پر توکل کریں تو ہرگز بعید نہیں کہ چند سال کے اندر اندر آپ کی درویشانہ اور فقیرانہ بلکہ مجنونانہ جدوجہد کے نتیجہ میں سارے ملک کی کایا پلٹ جائے۔

میرا پیغام آپ کو یہی ہے کہ آپ خدا کی محبت میں اسلام کی تبلیغ میں دیوانے بن جائیں...... ہم کیا اور ہماری کوششیں کیا یہ سب کام دُعا سے ہونگے۔ اسلئے خدا کے حضور دُعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں۔ دُعاؤں کے نتیجہ میں سب کام آسان ہو جاتے ہیں۔ ساری طاقتیں ہمارے رب کریم کو حاصل ہیں۔ اس سے پیار کریں اس سے دُعا کریں اور اس پر توکل رکھیں محبت الٰہی اور عاجزانہ دعاؤں کے نتیجہ میں آپ...... حیرت انگیز معجزے دیکھیں گے اللہ تعالیٰ آپ کو بہت جلد جلد بڑھائے گا اور پھیلائے گا یہاں تک کہ آپ سارے علاقے کو اپنی محبت کے زور سے اور خدا کے فضل اور رحم کی طاقت کے ساتھ خدا اور اس کے رسولؐ کیلئے فتح کر لیں گے۔"

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کولمبو (سری لنکا) 10 اکتوبر 1983ء)

(بشکریہ ہفت روزہ "النصر" لندن)

یاد رکھیں کہ کوئی خوشی ایسی نہیں جو تنہا منائی جاسکے

"دوسرا محاذ تبلیغ کا محاذ ہے اور اس محاذ پر اعتقادی اور ایمانی لحاظ سے گھپ اندھیروں میں بھٹکنے والی دنیا کو خدا کی طرف بلانے کا کام آپ کو کرنا ہے اس عظیم جہاد کی بنا ڈالتے ہوئے ایسے تاریک زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کے آنے کیساتھ وہ صبح صادق ظہور پذیر ہوئی جس کا وعدہ خدا تعالےٰ کے انبیاء اپنے پاک نوشتوں میں دیتے چلے آئے ہیں۔ اور آپکے آنے کے ساتھ وہ نور آیا جو آسمان سے اُترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے اور آنکھوں کی بینائی اور قدموں کو ثبات عطا کرتا ہے۔ آپ نے بنی نوع کو ان کے خالق اور مالک کی طرف بلایا اور بندوں کو اپنے رب تک پہنچانے کیلئے اس سیدھے اور سچے اور صاف ستھرے راستے کی نشاندہی فرمائی جس کا نام اسلام ہے اور

"اس دور میں تبلیغ پر سب سے زیادہ زور دیں

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی بصیرت اور اُس کے عطا کردہ علم اور اُسکی قدرت اور عظمت سے بھرپور نشانوں کے ساتھ یہ ثابت کیا کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال و تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا رسول صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے قدموں میں بیٹھنے سے اور جن کی پیروی کرنے سے اور جن سے محبت رکھنے سے انسان اپنے رب کو پا جاتا ہے اور اس زندگی میں ہی اس جنت کو حاصل کر لیتا ہے جس کی خواہش ہر دل میں موجزن ہے۔

پس آپ جو خود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کہتے ہیں اور اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی خادم اور فرزند کے جان نثاروں میں شمار کرتے ہیں. کیا آپ کو اپنے ان بھائیوں پر رحم نہیں آتا جن کی آنکھیں ابھی تک اس نور کو دیکھنے سے معذور ہیں اور جن کے دل اس کیف سے نا آشنا ہیں اور اس لذت سے بے خبر ہیں جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں بیٹھنے سے اور آپ کو اپنے دل میں بٹھانے سے ملتی ہے۔ اور کیا آپ کا دل اپنے ان بھائیوں کیلئے درد محسوس نہیں کرتا جو اپنے پیدا کرنے والے رحمان اور رحیم رب سے دور دنیا اور اس کے اندھیروں میں ٹھوکریں کھاتے پھر رہے ہیں اور جو اپنے رب کی شناخت سے ملنے والی رفعت اور اس کے وصل سے حاصل ہونے والے سرور سے محروم ہیں کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کے یہ بھائی بھی ان نعمتوں اور ان لذتوں سے بہرہ ور ہوں جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل ملی ہیں. کیا آپ کا یہ فرض نہیں ہے کہ آپ اپنے بھائیوں کو بھی اس گلشن کی طرف بلائیں جس میں ہر قسم کی راحت اور ہر قسم کا آرام ہے کیا آپ کی یہ ذمہ داری نہیں ہے کہ آپ تمام دنیا کے لوگوں کو اسلام کی سیدھی اور سچی راہ کی طرف دعوت کریں اور انہیں بتائیں کہ یہ وہ راہ ہے جس پر چل کر وہ ہر دکھ اور ہر درد اور ہر تکلیف سے نجات پا سکتے ہیں. اور اس جنت کو حاصل کر سکتے ہیں جس کی تمنا ہر دل کو بیقرار رکھتی ہے.

"میں زبانی اطاعت کا قائل نہیں ہر شخص کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا"

پس اس موقعہ پر میں آپ سے یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اپنے بھائیوں کے دکھ اور ان کی تکالیف کو اپنے دل میں محسوس کریں اور انہیں بدعقیدگی اور دہریت کی ظلمت سے نکالنے کیلئے جدوجہد کریں. انہیں اس روشنی کی طرف بلانے کیلئے کوشش کریں جس نے آپ کے دلوں کو منور اور آپ کی آنکھوں کو روشن کر دیا ہے۔ اس پر قانع نہ ہو جائیں کہ آپ نے سیدھے راستے کو اختیار کر لیا ہے اور اس بات پر مطمئن نہ ہو جائیں کہ آپ آرام میں آگئے ہیں۔ بلکہ اپنے پورے زور اور اپنی پوری قوت کیساتھ اپنے بھائیوں کو فلاح اور کامیابی کی طرف جانیوالے اس راستہ کی طرف بلائیں. یاد رکھیں کہ کوئی خوشی ایسی نہیں جو تنہا منائی جاسکے اور کوئی راحت ایسی نہیں جس سے اکیلے لطف اُٹھایا جا سکے. پس اپنے بھائیوں کو بھی اس خوشی اور راحت میں حصہ دار بنائیں جو آپ حاصل کر چکے ہیں۔

خدا کرے آپ میری بات پر کان دھرنے والے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں. خدا کرے کہ آپ اپنے بھائیوں کے دکھ اور درد کو اپنے دلوں میں محسوس کرنے والے ہوں. اور خدا کرے کہ آپ انہیں اُن کے رب تک لے جانے والے سیدھے راستے کی طرف بلا کر اُنکے مصائب کا مداوہ کرنے والے ہوں. میں صرف زبانی تائید اور فرضی اطاعت کا قائل نہیں۔ اگر آپ عہد بیعت میں صادق ہیں تو میرا یہ پیغام سننے کے بعد ہر وہ شخص جس کے کانوں تک یہ آواز پہنچ رہی ہے اسے لازماً اسلام کا مبلغ بننا پڑے گا اور خود ہمیشہ اپنے نفس کا محاسبہ کرنا ہوگا. جب تک ہر سال کسی کی دعوت الی اللہ کو خدا تعالےٰ میٹھے پھل نہ عطا فرمائے۔ نئے نئے لوگوں کو اسلام میں داخل کرنیکی توفیق نہ بخشے اُسے چین سے نہیں بیٹھنا چاہیئے"

(جماعت کینیا کے نویں جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا پیغام)
(بحوالہ الفضل 26.2.84)

جب تک ہر احمدی نوجوان مبلغ نہیں بن جاتا

"اس وقت تک اسلام کی فتح کی باتیں کرنے کا ہمیں کوئی حق ہی کوئی نہیں ہر احمدی جوان ہی کو نہیں ہر احمدی بوڑھے کو بھی مبلغ بننا پڑیگا۔ ہر احمدی عورت کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔ ہر احمدی بچے کو بھی مبلغ بننا پڑے گا۔ کیونکہ دُنیا کے پھیلنے کی رفتار آج اسلام کے پھیلنے کی رفتار سے بہت زیادہ تیز ہے۔ اور اگر ہمارے مجاہدین جو تبلیغ کے میدانِ عمل میں کود چکے ہیں۔ اگر صرف اُن پر ہی انحصار کیا جائے تو ہمیں ہزار ہا سال چاہئیں دنیا کو فتح کرنے کے لئے۔ بشرطیکہ دنیا کی آبادی آگے بڑھنا بند کر دے اور اگر دُنیا اسی رفتار سے آگے بھاگتی چلی جائے تو پھر تو غالب کے اس مصرعہ کے مصداق قصہ ہوگا کہ میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے۔ وہ کہتا ہے ؎

ہر قدم دوریٔ منزل ہے نمایاں مجھ سے
میری رفتار سے بھاگے ہے بیاباں مجھ سے

ہر قدم پہ میری منزل کی دوری کا احساس پہلے سے آگے زیادہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کیونکہ بیابان میری ہی رفتار سے آگے بھاگ رہا ہے۔ پس

اے دنیا کے بیابانوں کو چمنستانوں میں تبدیل کرنیکے دعویدارو

کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ یہ دُنیا کے بیابان تو تمہاری رفتار سے بھی بہت زیادہ تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ اور مقابلتاً تمہارے قدم پیچھے رہتے چلے جا رہے ہیں اس لئے اگر تم اپنے اس دعوے میں سنجیدہ ہو کر ساری دنیا کو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دین کے لئے جو سچا دین ہے اور ایک ہی سچا تمہادین ہے آج دنیا میں اس کیلئے فتح کرو گے۔ اور تمام انسانیت کو اسلام کے امن بخش سائے میں لے آؤ گے تو پھر سنجیدگی سے غور کرو کہ اس دعوے کی صداقت کو ثابت کرنیکے لئے تم اپنے اندر کیا تبدیلی پیدا کر رہے ہو؟ اور کس سنجیدگی کے ساتھ اس دعوے کی پیروی میں قدم آگے بڑھا رہے ہو۔؟

مَیں جب جائزہ لیتا ہوں تو مجھے یہ نظر آتا ہے کہ ہمارے اکثر احمدی نوجوان ابھی تک اپنی زندگی کا اکثر حصہ بے کار صرف کر رہے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا کلام آپ کے سامنے پڑھا گیا تھا، ابھی تک اُن کے ارادے چھوٹے ہیں۔ ابھی تک اُن کی نگاہیں نیچی ہیں۔ ابھی تک اُن کے مقصود بے معنی اور بے حقیقت ہیں دنیا کی چند نوکریاں، دنیا کی چند لذتیں بہت زیادہ نمایاں طور پر یہی اُن کے سامنے ہیں"

(خطاب بر موقع تیسرا یورپی اجتماع خدام الاحمدیہ ناصر باغ جرمنی 1986ء)

خالق کے حضور

مکرم محمد شریف خالد صاحب

تیرے حسنِ جاوداں سے تیری ذات آشکارا
میری زندگی کا حاصل تیری دید کا نظارا

تیرے عشق کے جنوں میں مَیں کبھی کا مٹ چکا ہوں
میری خاک اُڑ رہی ہے اُسے دیکھ لیں خدارا

کہیں بادلوں کے اوپر کہیں دور آسماں میں
تیری عظمتوں کا جلوہ میری حسرتوں کا چارا

اسے کیا کہوں کہ کیا ہے یہ جنوں ہے یا دُعا ہے
تیرا نام میرے مُنہ سے جو نہ کر سکیں گوارا

غمِ جاں قدم قدم پر شبِ غم لئے کھڑی ہے
میری بے بسی کو کافی تیرے لطف کا اشارا

یہ کلی کا امتحاں ہے یا گلوں کی آزمائش
کہ چمن میں آگرا ہے کہیں آگ کا شرارا

تمہیں ڈوب کر جو دیکھا کبھی موجِ عاشقی میں
اک بحرِ بیکراں تھا تیرے حسن کا کنارا

رہِ عشق راہنما ہے ہم پاسباں ہیں تیرے
تیری بندہ پروری ہے تو پاسباں ہمارا

تیرے فضل کی گھٹائیں ہیں اُمنڈ کے آئیں ہر سو
یک قطرہ بارِ رحمت در بندۂ گدارا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبۂ تبلیغ

(یہ مضمون مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف کی تصنیف "حضرت محمدؐ" سے ماخوذ ہے)

نبی اور رسول خدا کے پیغام بر ہوتے ہیں وہ خدا کا پیغام بندوں تک پہنچاتے ہیں اور یہ اُنکا فریضہ ہوتا ہے جس کیلئے وہ کسی ملامت گر کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے کسی مصلحت کا خیال کیئے بغیر وہ اللہ کا پیغام سناتے ہیں اور اس راہ میں ہر صعوبت کو اُٹھاتے ہیں ہر مصیبت جھیلتے ہیں کوئی لالچ اُنہیں اس راہ میں پیدا ہونے والی مشکلات کے دور ہونے سے خدا تعالیٰ کی طرف سے یقین ہوتا ہے اور اپنے مشن کی کامیابی پر پورا بھروسہ ہوتا ہے۔

قرآن کا حکم اور صحابہؓ کی شہادت۔

قرآن مجید کی آیت میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ میرا پیغام دنیا تک پہنچائیں اور اگر آپؐ ایسا نہیں کرتے تو آپ نے رسول ہونے کا حق ادا نہیں کیا یہ بھی حکم تھا کہ آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی خدا کے پیغام سے آگاہ کریں اور یہ بھی فرمایا تھا کہ مکّہ کو مرکز بنا کر تمام ماحول میں خدا کا پیغام پہنچائیں۔ (الانعام آیت ۹۲) اور اس طور پر بار بار پیغام پہنچائیں کہ ان پر تمام معاملہ واضح ہو جائے (الحجر آیت ۹۵) آپکی زندگی کا ایک ایک لمحہ شاہد ہے کہ آپؐ نے خدا کے اس حکم پر عمل کرنے اور اُسکا پیغام پہنچانے کا حق ادا کیا آپ کی زندگی کے آخری سال میں قریباً ایک لاکھ اشخاص نے آپ کے پوچھنے پر کہ کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا؟ یہی جواب دیا کہ ہاں آپ نے پہنچا دیا (بخاری کتاب المنازل باب حجۃ الوداع) آپ نے کونسی تکلیف اور مصیبت اس راہ میں برداشت نہیں کی آپ کے سر میں کوڑا کرکٹ ڈالا گیا گلے میں پٹکا ڈال کر کھینچا۔ اڑھائی سال تک بائیکاٹ کیا جس سے فاقہ کشی تک نوبت پہنچی۔ آپ کے صحابہ کو طرح طرح کی اذیتیں آپ کے سامنے دی گئیں لیکن کوئی چیز آپ کو خدا کے احکام کی تبلیغ سے روک نہ سکی مکّہ میں ارقم کے گھر کو تبلیغی مرکز بنا کر آپؐ نے فریضۂ تبلیغ کو جاری رکھا مکّہ میں عکاظ کی وادی میں زمانہ جاہلیت کی منڈی لگتی تھی جس میں عرب اپنے ادب کا شعروں اور تقریروں کے ذریعہ سے اظہار کرتے، خرید و فروخت کرتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے۔ مختلف قبائل کے خیموں میں جا کر خدا کا پیغام پہنچاتے کوئی سُنتا اور کوئی تمسخر اڑاتا لیکن آپؐ خدا کا پیغام پہنچاتے رہے۔ مکّہ میں حج کے ایام میں بھی آپ لوگوں کو پیغام پہنچاتے (ابن ہشام جلد اوّل جز اوّل صہ ۱۶۹ اصہ ۱۸۷)

تبلیغ احکام الٰہی میں مخالفت بھی ممد ہوئی کفار قریش مکّہ کے راستوں پر جا جا کر ڈیرے ڈال دیتے اور مکّہ میں آنیوالوں کو کہتے دیکھنا ہمارے ایک آدمی نے اس قسم کا دعویٰ کیا ہے اس کی باتیں دل کو لبھانے والی ہیں۔ دیکھنا اُس کی بات نہ سُننا اور بعض تو کانوں میں روئی ٹھونس کر مکّہ میں داخل ہوتے لیکن اگر خوش قسمتی سے کسی نے یہ پیغام سُن لیا تو دل میں اُتر گیا اور بعض دفعہ لوگ چھپ چھپ کر آتے پیغام الٰہی سُنتے اور اُسے قبول کر کے واپس اپنے مسکن کو لوٹ جاتے۔ شروع شروع میں بعض قبولِ اسلام کو مخفی رکھتے بعض علی الاعلان اس کی تبلیغ کرتے اسکے ذریعہ سے بھی مختلف قبیلوں میں اسلام پھیلا کفار قریش لوگوں کو کہتے محمدؐ جادو گر ہے کاہن ہے مجنون ہے چنانچہ قبیلہ شنوءۃ کا رئیس ضماد بن ثعلبہ اسی طرح مسلمان ہوا وہ یہ سُن کر آیا کہ محمدؐ کو جنون ہو گیا ہے میں اُسکا جھاڑ پھونک کے ذریعے علاج کرونگا لیکن جب آپ کی وعظ سُنی تو اُس نے کہا یہ نہ کاہن کی باتیں ہیں نہ جادو گر کا کلام اور نہ شاعر کا قصیدہ یہ تو دریا تک کی تہہ میں اثر کرنے والا کلام ہے اور بیعت کر لی (الکمال فی حالات ضماد بن ثعلبہ)

حضرت ابوذر غفاریؓ آپؐ کی نبوّت کا چرچا سُن کر آئے اور چھپتے چھپاتے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضورؐ کی تبلیغ سُنی تو مسلمان ہو گئے جا کر قبیلہ کو پیغام سُنایا تو آدھا قبیلہ مسلمان ہو گیا (مسلم جلد ثانی فی کتاب الفضائل)

صحابہ مبلّغ تھے۔

پھر حضورؐ کا ایک یہ بھی طریق تھا کہ حضورؐ نے مختلف صحابہ کو تبلیغ کیلئے تیار کیا اور اُنہیں مختلف اطراف میں روانہ کیا مصعب بن عمیر کو مدینہ میں تبلیغ کے لئے بھیجا کہ تبلیغ کا کام جب وسعت اختیار کرتا ہے تو پیغام بر کے دست و بازو بھی مبلّغ بنتے ہیں چنانچہ حضرت مصعبؓ کی تبلیغ سے مدینہ میں اسلام پھیلا اور حدیث سے ثابت ہے کہ لوگوں کی درخواست پر حضورؐ نے بعض دفعہ بعض وفود بھی تبلیغ کیلئے بھیجے ان میں سے بعض کو مخالفین نے دھوکہ سے شہید بھی کر دیا اُن میں سے ایک مبلّغ حضرت انسؓ کے ماموں حرامؓ بن ملحان تھے اُنکا واقعہ ہے کہ وہ کھڑے ہو کر اسلام کا پیغام پہنچا رہے تھے کہ کسی نے پیچھے سے آ کر اُن کی کمر میں نیزہ مارا جو پیٹ کے پار ہو گیا اور ساتھ ہی خون کا فوّارہ پھوٹ پڑا حرامؓ نے اپنا اوک خون سے بھرا مُنہ پر چھڑک لیا اور کہا فزت

و رب الکعبۃ کعبہ کے خدا کی قسم میں کامیاب ہوگیا۔ جس نے مقصود زندگی پالیا (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب من ینکب او یطعن فی سبیل اللہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عزیز صحابی اور اپنے داماد حضرت علی رض کو فرمایا۔ علی اگر تیرے ذریعہ ایک شخص ہدایت پاجائے تو یہ چیز تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب فضل من اسلم علی یدیہ رجل)

اونٹ عربوں کیلئے بوجہ اپنے افادہ کے بہت مفید اور اہم مال تھا اسلئے حضور نے یہ لفظ استعمال فرمایا حضور نے حضرت علی رض کو یمن تبلیغ کیلئے بھیجا آپ رض کی تبلیغ سے یمن کے ملک میں سب اطراف سے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ مغیرہ بن شعبہ کو حضور نے نجران تبلیغ کیلئے بھیجا۔

تجار کے ذریعہ تبلیغ۔

مکہ اور مدینہ عربوں کے تجارتی شاہراہ پر واقع تھے شمال وجنوب کے وفد جب یہاں سے گذرتے تو حضور انکو بھی جاکر تبلیغ کرتے چنانچہ بحرین کے قبیلہ عبدالقیس کے تاجر منقذ بن حبان تجارت کے سلسلہ میں مدینہ سے گذرے حضور کی تبلیغ سنی اور مسلمان ہوگئے حضور مبلغین کو جب باہر بھجواتے تو فرماتے تبلیغ میں بشارت کا پہلو نمایاں ہو لوگوں کو ڈرانا اچھا نہیں۔ انکے سامنے مشکلات اور تنگیاں بیان نہیں کرنا بلکہ خدا کی رحمت اور نعمت کے پہلو کو انکے سامنے رکھنا فرمایا۔

یسرا ولا تعسرا بشرا ولا تنفرا (بخاری کتاب الاحکام باب امر الوالی اذا وجہ امیرین الی موضع ان یتطاوعا ولا یتعاصیا)۔

پھر ان مبلغین کی مساعی کے نتیجہ میں ان ممالک اور علاقوں سے وفود حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے اور اسلام سے وابستگی کا اعلان کرتے۔ بعض تحقیق حق کیلئے آتے اور تحقیق کے بعد قبیلہ کی طرف سے اسلام کا اظہار کرتے بعض اوقات تحقیق کے بعد معاملہ قبیلہ کے سامنے جاکر رکھتے جسکے نتیجہ میں قبیلہ کے سارے لوگ اسلام قبول کرلیتے

ہدایت کے لئے دعا۔

پھر حضور نے کئی لوگوں کی ہدایت کے لئے دعا فرمائی حضرت عمر رض آپ کی دعا کے نتیجہ میں مسلمان ہوئے تاریخ نے آپ کی اس دعا کو ان الفاظ میں محفوظ کیا ہے۔

اللھم اعز الاسلام بابی جہل بن ھشام

او بعمر بن الخطاب (ترمذی ابواب المناقب باب مناقب عمر)

اور ابن ہشام نے یہ الفاظ تاریخ میں درج کئے ہیں۔

اللھم اید الاسلام بابی الحکم بن

ھشام او بعمر بن الخطاب (ابن ہشام جلد اول ص۲۳۱)

اے اللہ عمرین یعنی عمر بن الخطاب رض اور عمر بن ہشام میں سے ایک کو اسلام کا فدائی بنادے تا اسلام کو تقویت نصیب ہو۔

ایک دن حضرت عمر گھر سے تلوار سونت کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے نکلے اور کسی کے یہ بتلانے پر کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو تمہارے بہنوئی سعید مسلمان ہوچکے ہیں وہ سیدھے بہن کے گھر پہنچے بہنوئی کو مارا بہن بیچ میں آگئی تو وہ بھی پٹ گئی لیکن اس گھر میں بہن کے کہنے پر منہ ہاتھ دھو کر قرآن سنا تو عمر رض کا پتھر دل پگھل گیا۔ سیدھے مسلمانوں کے تبلیغی مرکز دار ارقم میں پہنچے دروازہ پر دستک دی اس موقعہ پر ایک صحابی نے انکے دامن کو پکڑ کر بڑے جذبے سے کہا عمر کیا اسلام نہیں لاتے میں نے کل ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہاری ہدایت کیلئے دعا کرتے سنا ہے۔ بہر حال عمر آئے اور ہمیشہ کیلئے اسلام کے تابع فرمان بن گئے۔

(ابن ہشام جلد اول ص۲۳۱)

اسی طرح ابوہریرہ دوسی یمن کی والدہ بہت سخت تھیں ابوہریرہ رض تبلیغ کرتے تو وہ حضور کو برا بھلا کہنا شروع کردیتی ایک دن اس نے شاید کچھ زیادہ ہی ابوہریرہ رض کا دل دکھایا ابوہریرہ رض روتے روتے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری ماں حضور کو برا بھلا کہتی ہے اس کی ہدایت کیلئے بھی دعا فرمائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا

"اے پروردگار عالم! ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت نصیب فرما"

ابوہریرہ گھر پہنچے دروازہ پر دستک دی تو اندر سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی ماں نے کہا ٹھہرو۔ والدہ غسل کررہی تھیں غسل کے بعد دروازہ کھولا تو یہ کہہ رہی تھیں "میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد اس کے رسول ہیں"۔ (اصابہ فی معرفۃ الصحابہ حالات ابوہریرہ)

طائف والوں کو تبلیغ۔

خدا کے پیغام کو پہنچانے کا ایک واقعہ اخیر میں بیان کرکے اس باب کو بند کرتا ہوں مدینہ کی طرف ہجرت سے تھوڑا عرصہ پہلے جب حضور نے محسوس کیا کہ مکہ والے کما حقہ میرے پیغام پر توجہ نہیں دیتے تو آپ مکہ سے

جانب جنوب مشرق چالیس میل کے فاصلہ پر طائف میں تشریف لیگئے یہ علاقہ بہت سرسبز اور زرخیز تھا یہاں خوشحال لوگ آباد تھے حضورؐ نے دس دن یہاں ٹھہر کر گھر گھر خدا کا پیغام پہنچایا آخر میں آپ نے یہاں کے رئیس عبد یالیل کو اسلام کی دعوت دی لیکن اس بدبخت نے استہزا کا رویہ اختیار کیا اور کہا آپ یہاں سے چلے جائیں اس نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ شہر کے آوارہ اوباش نوجوانوں کو آپؐ کے پیچھے لگا دیا انہوں نے جھولیوں میں پتھر بھر لیے اور حضورؐ پر آوازے کسنے اور پتھر برسانے شروع کیے اس سنگ باری سے حضورؐ کا جسم لہو لہان ہوگیا تین میل تک یہ نادان حضورؐ کا تعاقب کرتے رہے طائف سے تین میل کے فاصلہ پر مکہ کے ایک رئیس عتبہ کا باغ تھا اس میں حضورؐ نے پناہ لی ظالم طائف کو واپس ہو گئے حضورؐ نے درخت کے سائے میں کھڑے ہو کر اپنے پروردگار سے عرض کیا

"اے اللہ میں اپنی کمزوری اور قلتِ تدبیر اور لوگوں کے بالمقابل اپنی بے بسی کی تیرے حضور شکایت کرتا ہوں اے میرے اللہ! اے سب سے بڑھکر رحم کرنیوالے کمزوروں کا تو ہی مولا ہے۔ میرا تو ہی کارساز ہے تو مجھے کس کے سپرد فرمائے گا۔ پروردگار اگر تو نے دشمن کے سپرد میرا معاملہ کر دیا ہے اگر تو مجھ پر ناراض نہیں تو مجھے ان تکالیف کی پرواہ نہیں کہ تیرا دامن عافیت میرے لیے وسیع ہے۔ مجھے قسم ہے تیرے روشن چہرہ کی جس سے ظلمات دور ہوئیں اور دین و دنیا درست ہوگئی تو مجھ سے ناراض نہ ہو مجھے تیری رضا درکار ہے اور تیرے علاوہ کسی کو کوئی قوت اور طاقت حاصل نہیں"

(ابن ہشام جلد اول جز ثانی صت ۲۸۶)

عتبہ اور شیبہ نے دیکھا تو قبیلہ داری اور قومیت کا احساس ہوا انہوں نے اپنے غلام عداس کے ہاتھ کشتی میں لگا کر کچھ انگور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے (ابن ہشام جلد اول جز ثانی صت ۲۸۷)

یہاں حضورؐ نے خون دھویا کچھ دیر آرام فرمایا۔ پہاڑوں کا فرشتہ آپ کے حضور میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ "اگر حکم دیں تو پہاڑوں کو باہم ٹکرا دوں اور انکے درمیان آباد اس بستی کو پیس کر رکھ دوں"

لیکن رحمۃ للعالمین نے فرمایا "نہیں" اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے یہ جانتے نہیں" (بخاری کتاب بدء الخلق جز ثانی مصری صت ۱۴۰)

اور فرمایا "ایک دن آئے گا یہ لوگ مجھے قبول کریں گے"

الغرض خدا کا برگزیدہ رسول ہر دور میں خدا کا پیغام پہنچاتا رہا۔ افراد نے آپؐ کی تبلیغ سے اسلام قبول کیا پھر قبائل میں اسلام پھیلنے لگا وفود حضور کی خدمت میں آنے لگے تبلیغی وفود باہر جانے شروع ہوگئے دیار و امصار میں اسلام کا سورج چمکنے لگا۔ بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے خدا کے برگزیدہ نبی نے تئیس سال تک خدا کا پیغام پہنچایا۔ ہر حالت میں تبلیغ کی۔ ہر طبقہ میں تبلیغ کی۔ ہر زمانہ میں کی اور لاکھوں کے مجمع نے باآواز بلند کہا ۔ "آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا ۔

اللہ تعالیٰ ہم سبکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بہترین مبلغ اسلام بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صـ 16 سے آگے

رہنما بننا ہے اور تم نے ہی خدا کے فضلوں کے وارث ہونا ہے۔

پس احباب جماعت اپنی کمر ہمت کس لیں اور اپنے پیارے آقا کی اس خواہش کو پورا کریں۔

خدا کی محبت کی بنسیاں

احمدی نوجوانو اٹھو اور دنیا میں پھیل جاؤ اور خدا کی محبت کی وہ بنسیاں بجاؤ جو اس دور کے کرشن نے تمہیں عطا کی ہیں ...... آپ ہیں جن کی بنسیاں جیتیں گی۔ آپ ہیں جن کے پیچھے دنیا کے دل مڑ جائیں اور وہ آپ کے پیچھے ہجوم در ہجوم اور جوق در جوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا کی محبت کی جنت میں داخل ہونے کے لئے آجائیں گے......

پس اے احمدی نوجوانو! اٹھو کہ تم سے آج دنیا کی تقدیر وابستہ ہے تم نے حیات بخش نغمے گانے ہیں۔ تم نے دنیا کو اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسول کی محبت عطا کر کے زندہ کرنا ہے جاؤ اور پھیل جاؤ دنیا میں۔ جاؤ فتح و ظفر تمہارے قدم چومے گی۔ کیونکہ خدا کی یہ تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہوگی۔ دنیا میں کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے ...... میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے نظر آرہا ہے کہ احمدیت کی فتح کے دن قریب سے قریب تر آرہے ہیں اور میں اس کی چاپ سن رہا ہوں خدا کی قسم"

(تقریر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۱۹۸۳ء)

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر ۱۹۸۳ شمارہ ۱۲ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۳ء)

جوش اور تڑپ

دعوت الی اللہ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ

سیدنا و امامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دعوتِ الی اللہ کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپکی مقدس زندگی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا پیغام دنیا تک پہنچانے کی شدید تڑپ آپکے اندر ہر وقت موجزن رہتی تھی کہ کسی طرح مخلوق اپنے پیدا کرنیوالے کو پہچان لے۔ آپ کی زندگی کا ہر سانس داعی الی اللہ کی حیثیت میں گزرا۔ آپ کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ حوائج ضروریہ کیلئے بھی جو وقت خرچ ہوتا ہے وہ بھی خدا کی راہ میں صرف ہو چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"ہم نے اپنی زندگی میں کوئی کام دنیوی نہیں رکھا۔ ہم ......
جہاں ہوں ہمارے انفاس اللہ ہی کی راہ میں ہیں"

(ملفوظات جلد دہم ص ۲۹۹)

چنانچہ آپ کی زندگی ایک ہنگامہ خیز زندگی تھی تمام مذاہب کو دعوتِ مقابلہ۔ چیلنج۔ مدمقابل کے مقابلہ پر نہ آنے کی صورت میں ترغیب کیلئے انعامات مقرر کرنا۔ اور دعوتِ مباہلہ۔ اشتہارات نشانات و معجزہ نمائی۔ کتب کی اشاعت، ملاقاتیں، مختلف شہروں میں تقریریں۔ مباحثے، رسالے، میگزین اخبارات، تبلیغی خطوط غرض ہر وہ ذریعہ جو تبلیغ کیلئے موزوں اور میسّر تھا بروئے کار لائے اور کوئی کسر اٹھا نہ رکھی اور یہ سب کچھ کسی عہدے۔ شہرت۔ منصب۔ مقام برتری یا حکومت کیلئے نہیں تھا بلکہ خالصتاً مخلوق کی ہمدردی اور خالصتاً للہ تھا۔ کہ تا مخلوق اپنے حقیقی خالق و مالک کی طرف لوٹ آئے اور اسکی رضا کو حاصل کرنیوالی ہو۔ حضور اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

ابتداء سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھکو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
مجھکو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
کام کیا عزتوں سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلّت سے ہو راضی اس پہ سو عزّت نثار
مجھ کو بس ہے وہ خدا عہدوں کی کچھ پروا نہیں
ہو سکے تو خود بنو مہدی بحکمِ کردگار

پھر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ خوب جانتا ہے کہ مَیں اس دنیا کے جاہ و جلال کو نہیں چاہتا"

(روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۳۰)

اشتہارات

حضور نے تبلیغ دینِ حق کیلئے جو ذرائع اختیار کئے ان میں سے یہ ہے کہ آپ نے متعدد تبلیغی اشتہارات شائع کر کے ہزاروں لوگوں کے پتے لکھ کر انہیں بھجوائے ایسی ہی ایک کوشش کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز اس قوتِ ایمانی کے جوش سے عام طور پر دعوتِ اسلام کیلئے کھڑا ہوا۔ اور بارہ ہزار کے قریب اشتہارات دعوتِ اسلام رجسٹری کرا کر تمام قوموں کے پیشواؤں اور امیروں والیانِ ملک کے نام روانہ کیئے۔ یہاں تک کہ ایک خط اور ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری گورنمنٹ برطانیہ کے شہزادہ ولی عہد کے نام بھی روانہ کیا اور وزیرِ اعظم تخت انگلستان گلیڈسٹون کے نام بھی ایک پرچہ اشتہار اور خط روانہ کیا گیا ایسا ہی شہزادہ بسمارک کے نام اور دوسرے نامی امراء کے نام مختلف ملکوں میں اشتہارات و خطوط روانہ کیئے گئے۔ جن سے ایک صندوق پُر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ کام بجز قوتِ ایمانی کے انجام پذیر نہیں ہو سکتا"

(روحانی خزائن جلد سوم حاشیہ ص ۱۵۶)

دعوتِ الی اللہ کوئی آسان کام نہیں۔

حضورؑ فرماتے ہیں :۔

ے دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر قدم میں کوہِ ماراں ہر گذر میں دشتِ خار

جب تک عشق کی حد تک انسان کو جنون اور تڑپ نہ ہو کون ہے جو ان مصائب کا ہار خود گلے میں ڈال لے۔ اسی لئے تو آپ فرماتے ہیں :۔

ے کون چھوڑے خوابِ شیریں کون چھوڑے اکل و شرب
کون لے خارِ مغیلاں چھوڑ کر پھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُر خطر
عشق ہے جو سر جھکا دے زیرِ تیغِ آبدار

بڑے شہروں میں تبلیغ

جنونِ عشق کی دیوانگی میں آپ تبلیغ کے نئے نئے راستے سوچتے رہتے۔ ایک دفعہ حضورؑ کو خیال آیا کہ بڑے بڑے شہروں میں بھی جا کر دعوتِ الی اللہ کا فریضہ ادا کیا جائے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :۔

"نہیں معلوم کس وقت موت آجاوے اسلئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریروں کے ہم نے پورا کر دیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایکدفعہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں۔ اور محض مولویوں کے کہنے سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہیں .... اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جا کر بذریعہ تقریروں کے لوگوں پر اتمام حجت کی جاوے۔ اور انکو بتلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اسکے دلائل کیا ہیں"

(ملفوظات جلد ششتم صہ ۲۱۲-۲۱۳)

چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ لیکچر لدھیانہ۔ لیکچر سیالکوٹ اور لیکچر لاہور وغیرہ کتب جو چھپ چکی ہیں یہ ان بڑے بڑے شہروں کی تقریریں ہیں جو بعد ازاں کتابی صورت میں چھپائی گئیں۔ غرض ہر پہلو سے آپ نے اتمام حجت کیا اور ہر ذریعہ کو استعمال کیا جو کہ تبلیغ کیلئے موزوں و میسر تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :۔

"معقولی رنگ میں اور منقولی طور سے تو اب ہم اپنے کام کو ختم کر چکے ہیں۔ کوئی پہلو ایسا نہیں رہ گیا جس کو ہم نے پورا نہ کیا ہو۔ البتہ اب تو ہماری طرف سے دعائیں باقی ہیں۔ خدا نے بھی کوئی امر باقی اٹھا نہیں رکھا۔ معجزات اس کثرت اور ہیبت سے دکھائے ہیں کہ دشمن ان کی عظمت اور شوکت کو مان گئے ہیں۔ اب اگر کوئی ہدایت نہ پاوے تو یہ ہمارے اختیار کی بات نہیں"

(ملفوظات جلد دہم صہ ۲۹۹)

چنانچہ دشمن کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے دعوتِ الی اللہ کیلئے ہر ذریعہ کو اختیار فرمایا۔ ولیم گیٹس۔ ڈی۔ ایس۔ او۔ او۔ بی۔ ای اپنی کتاب ایکسپینشن آف اسلام EXPANSION OF ISLAM میں لکھتا ہے :۔

"احمدیہ فرقہ کے بانی ایک نہایت کامیاب مبلغ ثابت ہوئے اور انہوں نے موجودہ زمانے کی ہر سہولت کو استعمال کیا۔ اخبارات رسالے اور میگزین جاری کئے اور بہت زیادہ لٹریچر پیدا کیا .... اسلام نہ صرف سربلندی حاصل کر رہا ہے بلکہ ساری دنیا کے مذاہب کو چیلنج دے رہا ہے۔ اسلام عیسائیت کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے اسکے عقائد کا مذاق اڑا رہا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے ہے تا اسلام ساری دنیا پر اپنا سکہ جما لے"

جذبۂ تبلیغ کیلئے عشق و جوش اور تڑپ کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں۔

سب سے بڑا کام آپؑ کا کسر الصلیب کی پیشگوئی کو پورا کرنا اور عیسائیوں کے باطل عقائد کو جھوٹا ثابت کر کے انہیں خدائے واحد کا سچا اور مخلص پرستار بنانا تھا۔ رَبُّنَا الْمَسِیْحُ کی جگہ رَبُّنَا اللّٰہُ کا اقرار اور نعرہ لگوانا اور تثلیث کی جگہ توحید کا قیام کرنا تھا۔ اس غرض کیلئے آپ نے عیسائیوں کو بار بار مخاطب فرمایا۔ حضور ایک جگہ فرماتے ہیں :۔

"کہاں ہے کوئی ایسا عیسائی جسمیں یسوع مسیح کی بیان کردہ نشانیاں پائی جاتی ہوں۔ پس یا تو انجیل جھوٹی ہے یا عیسائی جھوٹے ہیں ..... اٹھو عیسائیو اگر کچھ طاقت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھے بیشک ذبح کر دو۔ ورنہ آپ لوگ خدا کے الزام کے نیچے ہیں۔ اور جہنم کی آگ پر آپ لوگوں کا قدم ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

(روحانی خزائن جلد ۱۲ صہ ۳۷۴)

ے ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

اپنی جماعت کو داعی الی اللہ بنانا

صرف یہی نہیں کہ آپ خود تبلیغ اسلام اور دعوت الی اللہ کا کام بڑے جوش جذبہ اور تڑپ سے سرانجام دے رہے تھے اور اسی پر اکتفاء تھی بلکہ آپ کی یہ بھی شدید خواہش اور تڑپ تھی کہ ساری جماعت داعی الی اللہ بن جائے اور کم از کم یہ ضرور کریں کہ آپ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچا دیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں ...... ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں ...... تبلیغ سلسلہ واسطے ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے مگر ایسے لائق آدمی مل جاویں کہ وہ اپنی زندگی اس راہ میں وقف کر دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی اشاعت اسلام کے واسطے دور دراز ممالک میں جایا کرتے تھے۔ یہ جو چین کے ملک میں کئی کروڑ مسلمان ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی صحابہؓ میں سے کوئی شخص پہنچا ہوگا۔

...... اگر کوئی ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خبر ہی کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر ہی پہنچا دیں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد دہم صہ ۲۴۱-۲۴۲)

نوجوانوں سے خطاب

حضور نے اپنی جماعت کے نوجوانوں کو بھی مخاطب کیا ہے اور ساتھ ہی بہت پیاری دعا بھی دی ہے :-

بکوشید اے جواناں تا بہ دیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا
اگر یاراں کنوں بر غربتِ اسلام رحم آید
باصحاب نبی نزد خدا نسبت شود پیدا
اگر امروز فکر عزتِ دیں در شما جوشد
شمارا نزدِ اللہ رتبت و عزت شود پیدا
بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسماں ست ایں بہر حالت شود پیدا
کریما صد کرم کن بر کسے او ناصر دیں است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چناں خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

ترجمہ :-

(1) اے نوجوانو کمر ہمت کس لو تاکہ دین میں قوت و طاقت پیدا ہو جائے اور ملت کے باغ میں بہار اور رونق آ جائے۔

(2) اگر دوستوں کو اسلام کی غربت و بیکسی پر رحم آ جائے تو وہ خدا کے نزدیک صحابہؓ نبویؐ کا رتبہ اور درجہ پا جائیں گے۔

(3) اگر آج تمہارے اندر دین کی عزت کیلئے فکر پیدا ہو جائے تو تم خدا کے ہاں ایک بڑا رتبہ اور عزت پا جاؤ گے۔

(4) اے دوست (دین کی) نصرت پر تو مفت کا ثواب ہے جو تجھے ملیگا ورنہ یہ تو آسمان کا فیصلہ ہے (یعنی غلبۂ اسلام) جو ہر حال پورا ہو کر رہیگا (خواہ کوئی دین کی مدد کرے یا نہ کرے)

(5) پھر دعا دیتے ہوئے فرماتے ہیں :-
اے کریم خدا ایسے شخص پر سینکڑوں فضل نازل فرما جو دین کا ناصر ہے اور دین کی مدد کرتا ہے۔ اگر کبھی کوئی بلا یا آفت اس پر آئے تو اس کو دور فرما۔

(6) اے خدائے قادر مطلق! ایسے شخص کو تو ہمیشہ خوش رکھ اور اسکے ہر کاروبار اور ہر حالت میں جنت کے سامان پیدا فرما دے۔

پس احمدی نوجوانوں کو مسیح پاک کی آواز پر لبیک کہہ کر آپ کی دعاؤں کا وارث بننا چاہیئے۔ آج دنیا کی تقدیر جماعت احمدیہ سے وابستہ ہے اور انہیں کے ذریعہ سے یہ انقلاب عظیم رونما ہوگا کہ فوج در فوج لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے پناہ لیں گے۔ آج وقت ہے کہ احمدی اٹھیں اور دنیا میں پھیل جائیں جہاں جائیں پُر جوش طریق سے دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کریں اور اپنے آقا کی اس خواہش کو پورا کر دیں کہ ؏

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج

آج خلیفۃ اللہ فی الارض بھی اسی کام کیلئے پکار رہے ہیں کہ تم نے ہی محبت کی وہ بستیاں بسانی ہیں کہ جن کی لئے یہ ساری دنیا نے تمہارے پیچھے چلنا ہے۔ حضور ساری جماعت کو متوجہ فرما رہے ہیں کہ تم نے ہی اس دنیا کے

(باقی صہ 13 پر)

کیا تبلیغ کرنے سے پہلے اعمال کی درستی ضروری ہے

مجلس عرفان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۸۶ بمقام محمود ہال لندن مرتبہ: ثریا غازی صاحبہ

★ کیا تبلیغ کرنے سے پہلے عمل کا درست کرنا ضروری نہیں؟

حضور نے فرمایا!

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تبلیغ کو پہلے اور عمل صالح کو بعد میں رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

یعنی اس شخص سے بہتر کون ہو سکتا ہے جو تبلیغ کرے اور عمل صالح کرے جب قرآن کریم نے یہ ترتیب رکھی ہے تو اور کون اسکو بدل سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کرنیوالے کیلئے اعمال صالح کی شرط لگائی ہے لیکن یہ کہنا کہ پہلے تم فلاں فلاں کمزوریاں ٹھیک کرو پھر تبلیغ کرنا غلط ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کیطرف بلانیوالے اعمال صالحہ رکھنے والے افراد میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں کیونکہ تمام کمزوریوں سے پاک تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فیصلہ ہوگا کہ وہ کس کی کمزوریوں کو معاف کریگا اور کس کو پکڑے گا۔ لہذا ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ داعی الی اللہ نیک عمل کرے کسی کا عمل زیادہ بہتر ہوگا اور کسی کا نسبتاً کم۔ لیکن یہ خیال کرنیوالا کہ میرا عمل زیادہ بہتر اور کامل ہے متکبر ہے۔ اُس کا دعوٰے شیطان کے دعوے کی طرح رد کرنے کے قابل ہے۔

آنحضرت صلعم سے زیادہ نیک اعمال بجا لانیوالا اور تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہے کہ میری بخشش بھی میرے اعمال کیوجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوگی۔ قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے وہی صحیح ہے۔ دعوتِ الی اللہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ ہر مسلمان کو اسکا حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ تلقین بھی کی گئی ہے کہ تمہاری یہ دعوت تب بار آور ہوگی اگر تمہارا عمل درست ہوگا اور جوں جوں عمل درست ہوتا چلا جائیگا، اسی حساب سے وہ شخص قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق ڈھلتا چلا جائے گا۔ اس جد و جہد میں کوئی چھوٹے درجہ پر ہوگا اور کوئی اعلیٰ درجے پر۔ اللہ تعالیٰ نے عمل لازمی قرار دیا ہے لیکن اسکے ساتھ ہی انسانوں کو یہ حق نہیں دیا کہ کسی کے عمل کے مقابلے میں اپنے عمل کو بہتر سمجھتے ہوئے عمل کامل کا دعویٰ کرے کیونکہ عمل کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کوئی اس مقام کو نہیں پا سکتا۔

★ کیا اسلام قبول کرنیکے بعد نام کا بدلنا ضروری ہے۔؟

فرمایا: ہرگز نہیں کیونکہ اسلام قبول کرنیکے بعد صرف وہی نام بدلے جاتے ہیں جن کا تعلق بت پرستی سے ہو کیونکہ بعض نام تصوراتی خداؤں کے نام پر رکھے جاتے ہیں اسلئے انکا نام بدلنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض نام ایسے ہوتے ہیں جو اسلامی فلاسفی کی نفی کرتے ہیں یا اسکے خلاف ہوتے ہیں۔

مثلاً عبد اللیل یا اسی طرح کا کوئی بے معنی نام ہونے کی صورت میں وہ نام یا اس نام کا کچھ حصہ بدلنا پڑتا ہے ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔ فرمایا آج کل جو نام مسلمانوں میں رائج ہیں انکا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ عرب نام ہیں جو ہزاروں سالوں سے اسی طرح چلے آتے ہیں۔ نیز مسلمانوں میں ایرانی نام بھی عام ہیں اور اسی طرح بعض اور قوموں نے بھی اسلام لانے کے بعد ان ناموں کو برقرار رکھا اور ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اس موقعہ پر ایک دوست نے اٹھ کر حضور کو بتایا کہ ایک ہندو جن کا نام مالک رام تھا۔ جب اسلام قبول کیا تو حضرت مصلح موعودؓ نے انکا نام اسی طرح ہی رہنے دیا۔ بحوالہ "النصر" لندن.

فاستبقوا الخیرات

بُرقعہ اپنی تبلیغ خود کرتا ہے

(ملک مظفر احمد صاحب برلن ۔ مغربی جرمنی)

ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میری اہلیہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ "یورپ میں جاکر برقعہ کا استعمال رکھنا یہ خود اپنی تبلیغ کریگا"۔

چنانچہ یہ واقع چند ماہ پہلے کا ہے کہ میری اہلیہ محترمہ اپنے سکول سے Underground ٹرین کے ذریعے واپس گھر آرہی تھی کہ ڈبے کے اندر ہی ایک نوجوان ترکش لڑکی میری اہلیہ کے پاس آئی اور پوچھا کہ کیا آپ مسلمان ہیں ؟ جیسا کہ پردہ سے معلوم ہو رہا تھا تو میری اہلیہ نے کہا کہ الحمدللہ میں مسلمان ہوں مکرمہ سمیعۃ الاردم نے درخواست کی کہ وہ اگلے اسٹیشن پر اترنا چاہتی ہے اگر آپ کے پاس کچھ وقت ہو تو ہم دونوں کچھ دیر اسٹیشن پر بیٹھ کر باتیں کر سکتی ہیں۔ میری اہلیہ اسکی خواہش پر اگلے اسٹیشن پر اتر گئیں اور کافی دیر تک دونوں باتیں کرتی رہیں۔ اس کے بعد میری اہلیہ اور اسکی دو تین تبلیغی ملاقاتیں ہوئیں محترمہ سمیعۃ الاردم نے ترکی زبان میں کیسٹس سننے کے علاوہ ترکی اور چند ایک جرمن زبان کی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا اور احمدیت سے بہت متاثر ہوئی۔ اسکے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جرمن میں آمد کی اطلاع ملی تو محترمہ سمیعۃ الاردم نے حضور ایدہ اللہ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن عین آمد سے تین دن قبل وہ اچانک بیمار ہوئی جسکی وجہ سے وہ حضور سے ملنے نہ جاسکی۔ کچھ عرصہ بعد جب محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کی آمد کی اطلاع ملی تو ہم نے اسکو اور اسکے والدین کو بتایا۔ چنانچہ انکی خواہش پر مسجد (   ) میں بڑے دوستانہ ماحول میں تقریباً 25 افراد کو تبلیغ کی۔ تبلیغی نشست کے بعد مکرمہ سمیعۃ الاردم کے والد صاحب امام صاحب کو چھوڑنے اپنی کار پر میرے گھر پہلی دفعہ تشریف لائے تو امام صاحب نے دوبارہ حضرت مسیح موعودؑ اور تمام خلفاء کی تصاویر انہیں دکھاتے ہوئے نہایت مؤثر انداز میں جماعت کا تعارف کروایا۔

اس موقعہ پر برادر علی صاحب (محترمہ سمیعۃ الاردم کے والد) نے روتے ہوئے بتایا کہ تقریباً دوسری جنگ عظیم کا واقعہ ہے کہ میرے والد صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ **امام مہدیؑ انڈیا میں** (کشمیر کے قریب) آگئے ہیں اور تمام نشانیاں "براہین احمدیہ" کتاب میں موجود ہیں۔ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے شدتِ جذبات سے انکی آنکھوں اور ہماری آنکھوں سے آنسو رواں تھے اس موقعہ پر مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب نے انکو "براہین احمدیہ" کتاب بھی دکھائی۔ رات کافی دیر بیٹھنے کے بعد جب وہ گھر جانے لگے تو انہوں نے مجھے یہ پیشکش کی کہ جب تک امام صاحب یہاں پر ہیں میری مرسڈیز کار انکے لئے حاضر ہے اور کار کی چابیاں بھی مجھے دے رہے تھے۔

اس کے بعد جب بھی یہ دوست میرے گھر تشریف لاتے تو حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر کو کافی دیر تک دیکھتے رہتے ایک موقعہ پر جب وہ تشریف لائے تو میں نے گھر میں موجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تصاویر امام صاحب کے ذریعے اُن کی خدمت میں پیش کیں۔ وہ تصاویر دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ میں کافی دیر سے یہ دعا مانگ رہا تھا کہ کسی طرح اُن بزرگان کی فوٹو مجھے مل جائیں فالحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کر لی پھر کھڑے ہو گئے اور شدتِ جذبات کیساتھ امام صاحب سے لپٹ گئے اور کہنے لگے کہ میری طرف سے خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیار بھرا اسلام کہا جائے اور کہنا کہ قیامت کے دن جب ہم رسول کریمؐ کے پاس جائیں گے تو میں "**احمد حضرت لاری**" حضرت احمدؑ کے جھنڈے تلے ہو کر انکے ساتھ حضرت رسول کریمؐ سے جاکر ملوں گا۔ اور امام صاحب کو خلیفۂ وقت کے لئے ترکی زبان میں ایک خط بھی دیا

اب اگر غور سے دیکھا جائے تو چند سال پیشتر کی جانیوالی نصیحت کہ برقع پہننا یہ اپنی تبلیغ خود کریگا۔ بشرطیکہ آپ میں بھی تبلیغ کا جذبہ موجود ہو۔ یہ پردہ یعنی برقعہ اس واقعہ کی ایک زندہ مثال ہے۔

بعد میں برادر علی صاحب کولون مشن میں تشریف لے گئے وہاں پر مکرم امام بشارت احمد محمود صاحب کے احسن سلوک اور علم کی بھی بہت تعریف کر رہے تھے کہ صرف جماعت احمدیہ ہی اسوقت اسلام کی صحیح خدمت کر رہی ہے وہ بیعت کرنے کیلئے تیار ہیں اور اپنے آپکو احمدی ہی سمجھتے ہیں۔ احباب جماعت سے ترکش فیملی کیلئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

یورپین فنڈ میں زیورات پیش کرنیوالی مجاہد خواتین۔

محترمہ خالدہ اختر صاحبہ
اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب
NAUBERG
- جوڑیاں 6 عدد
- کانٹے ایک جوڑی
- انگوٹھی 2 عدد
- کوکا ایک عدد

محترمہ شاہدہ فرحت ملک صاحبہ
اہلیہ مکرم ملک سلطان احمد صاحب
MAINZ
- ہار ایک عدد
- جھمکے ایک جوڑی
- انگوٹھی ایک عدد
- ٹکہ ایک عدد

محترمہ نجمی فاروقی صاحبہ
اہلیہ مکرم انیس احمد فاروقی صاحب
BAD SALZUFLEN
- ہار ایک عدد
- کانٹے ایک جوڑی
- انگوٹھی ایک عدد

محترمہ صفیہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب لاکٹ ایک عدد

محترمہ منصورہ الیاس صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد الیاس صاحب
DIETZENBACH
- ہار ایک عدد
- کانٹے ایک جوڑی
- انگوٹھی ایک عدد

محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یونس جنجوعہ صاحب
RATINGEN — بالیاں 2 عدد

بیگم مکرم طارق محمود صاحب KÖLN — جوڑی ایک عدد

محترمہ مسز شمیم اسلم صاحبہ
- تیلی ایک عدد
- انگوٹھی ایک عدد

اہلیہ محترم نثار احمد باجوہ صاحب — جوڑی ایک عدد

(سیکرٹری امور عامہ)

Weißes Minaret

جن احباب کے بچے جرمن زبان پڑھ سکتے ہیں
وہ "Weißes Minaret" (جرمن زبان میں جماعت جرمنی کا ماہانہ اخبار)
ضرور لگوائیں۔ اسکا چندہ کوئی نہیں ہے اور
تعلیمی اور تبلیغی لحاظ سے مفید ثابت ہوگا (ہدایت اللہ ہیوبش)

احباب جماعت کی خدمت میں ضروری گذارش

محترم امیر صاحب مغربی جرمنی کے ارشاد کے مطابق آئندہ احمدی ہونے کا سرٹیفیکیٹ درخواست کنندہ کی بجائے براہ راست عدالت کو بھجوایا جاتے گا۔

آپ سے گذارش ہے کہ قبل از وقت اپنے کوائف اور اپنے وکیل کا ایڈریس (اگر ہو) متعلقہ مشن کو مہیا فرمائیں۔ سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کیلئے مقررہ فارم پُر کرنا اور صدر جماعت کی تصدیق یہ سارے معاملات بر وقت نمٹائیں تاکہ کسی قسم کی تاخیر نہ ہو اور آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

صدران جماعت کا فرض ہے کہ مقررہ فارم پر تصدیق کرتے وقت متعلقہ فرد سے متعلق مختصر رپورٹ بھی لکھیں تاکہ پتہ چل سکے کہ درخواست کنندہ واقعی احمدی ہے۔

مبشر احمد باجوہ
(سیکرٹری امور عامہ)

پہلا یوم تبلیغ

خدا تعالیٰ کے فضل سے 7 مارچ 1987 بروز ہفتہ جرمنی میں پہلا یوم تبلیغ (اس سال کا) منائے جانے کا پروگرام ہے

جملہ سیکرٹریان اصلاح وارشاد خصوصی دعاؤں کے ساتھ اور احباب جماعت کو تلقین کرکے اس پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ زیادہ سے زیادہ داعین الی اللہ اس پروگرام میں شمولیت کریں اور اپنی کارکردگی کی رپورٹ نیشنل سیکرٹری اصلاح وارشاد کو ارسال فرما دیں

عطاء الرحمٰن مبشر
سیکرٹری اصلاح وارشاد

ماہ دسمبر ۱۹۸۶ء کی رپورٹ کارگزاری ارسال کرنے والی جماعتوں کے اسماء شکریہ کیساتھ درج ذیل ہیں بقیہ جماعتوں کے صدران سے باقاعدگی کیساتھ رپورٹ ارسال کرنے کی گذارش ہے۔

(عبدالرحیم احمد جنرل سیکرٹری)

1.Augsburg	2.Koblenz
3.Nürnberg	4.Ratigen
5.Aachen	6.Haselund
7.Dietzenbach	8.Osnabrück
9.Menden Lüdenscheid	10.Lorsch
11.Offenbach	12.Trier
13.Stuttgart	14.Würzburg
15.Gießen	16.Stade
17.Daun	18.Baben Hausen
19.Peine	20.Bürstadt
21.München	22.Söest
23.Heilbronn	24.Jülich
25.Eutin	

ضروری اعلان

درج ذیل احمدی احباب و مستورات سے درخواست ہے کہ خاکسار کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ مرکز سلسلہ ربوہ سے موصول شدہ ضروری ڈاک اُن تک پہنچانا مقصود ہے (عرفان احمد خان۔ TEL 069 - 398930)

۱۔ سعید احمد خان آف گوجرانوالہ
2۔ عطاء اللہ امینی صاحب 〃
3۔ سیدہ یاسمین صاحبہ حلقہ احمد کمرشل کالج راولپنڈی
۴۔ نعیم احمد ابن عبدالقیوم صاحب نیلا گنبد لاہور
5۔ امتہ السبوح صاحبہ بنت میجر عبدالرحمن مغل راولپنڈی

تقرری ریجنل قائدین مجالس

متوقع منظوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مندرجہ ذیل ریجنل قائدین کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ متعلقہ ریجنل قائد سے تعاون فرمائیں۔

1۔ مکرم مبشر احمد طاہر (فرانکفرٹ)
ROHRBACHER STR-67
6900 Heidelberg. 06221-324946

2۔ مکرم شہزادہ قمرالدین مبشر صاحب (میونخ)
POSTLAGERND 81
8500 Nürnberg 0911-608520

3۔ مکرم ظہور احمد صاحب (ھمبرگ)
GROTHE Marie STR-2
2150 Buxtehude 04161-61362

4۔ مکرم مبشر احمد بجہ صاحب (کولون)
FRANZ STR-44
5000 Aachan. 0241-61362

فلاح الدین خان نیشنل قائد

۱۹۸۷ء کے اہم ایام

۱۵ فروری	یوم مصلح موعودؓ (برائے احباب)
22 فروری	〃 (برائے مستورات)
7 مارچ	پہلا یوم تبلیغ
22 مارچ	یوم مسیح موعودؑ (برائے مستورات)
24 مارچ	یوم مسیح موعودؑ (برائے احباب)
17، 18، 19 اپریل	جلسہ سالانہ ۸۷ء
یکم مئی (اندازاً)	آغاز رمضان المبارک
2 مئی	دوسرا یوم تبلیغ
17 مئی	یوم خلافت (برائے احباب)
23 مئی	〃 (برائے مستورات)
28 مئی	عیدالفطر (اندازاً)
6، 7، 8 جون	اجتماع خدام الاحمدیہ
6 جولائی تا 12 جولائی	تربیتی کیمپ (اطفال)
13 جولائی تا 19 جولائی	تربیتی کیمپ (ناصرات)
14 اگست	عیدالاضحیٰ (اندازاً)
15 اگست	تیسرا یوم تبلیغ
23 ستمبر	یوم پیشوایان مذاہب
30، 31 اکتوبر یکم نومبر	مجلس شوریٰ ۸۷ء
7 نومبر	چوتھا یوم تبلیغ
8 نومبر	جلسہ سیرۃ النبیؐ (برائے احباب)
۱۱ نومبر	〃 (برائے جرمن حضرات)
25 تا ۳۱ دسمبر	ساتویں تربیتی کلاس

(ہر ماہ آخری جمعرات نفلی روزہ رکھا جائے)

(امیر جماعت احمدیہ جرمنی)

خدا کی قسم اگر سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دیں تب بھی مَیں خدا کی طرف بُلانے سے باز نہیں آؤں گا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں :۔

"وہ واقعہ یاد کریں جب ابو طالب نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک دن یہ کہا کہ اے محمد! اب تو قوم تنگ آچکی ہے۔ تم نے اس دعوت کی وجہ سے قوم کو بہت دُکھ دیتے ہیں۔ ان کے صبر کے پیانے اب لبریز ہو چکے ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں تمہیں سمجھا کر کسی طریق سے آمادہ کریں کہ جو کچھ تم پسند کرتے ہو اسے قبول کرو لیکن تمہیں اس دعوت سے باز رکھا جائے۔ اور پھر کفارِ مکہ کی طرف سے کچھ پیشکش کی گئی کہ یہ چیزیں وہ تمہاری خدمت میں پیش کرتے ہیں تم انہیں قبول کر لو۔ اگر تم بادشاہت چاہتے ہو تو سارے عرب کی بادشاہت کی باگ دوڑ تمہارے ہاتھوں میں دی جائیگی اگر تم مال و دولت کی تمنا رکھتے ہو تو سارے عرب کی دولتیں سمیٹ کر تمہارے قدموں میں نچھاور کر دی جائیں گی۔ اگر تم حسین عورتوں کی خواہش رکھتے ہو تو سارے عرب میں سے حسین ترین عورتیں تمہارے حرم میں داخل کر دی جائیں گی صرف ایک شرط ہے کہ تم دعوت الی اللہ سے باز آجاؤ جانتے ہو کہ ہمارے آقا و مولیٰ سرور دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا جواب دیا آپ نے فرمایا۔ اے چچا معلوم ہوتا ہے کہ آپ تھک گئے ہیں آپ میں میرا ساتھ دینے کی مزید سکت نہیں رہی لیکن میں ایک غلط فہمی دور کر دینا چاہتا ہوں اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کی حفاظت کی وجہ سے مَیں دعوت الی اللہ کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو یہ خیال ہو کہ آپ کے مُنہ کی خاطر عرب مجھ سے رُکے ہوتے ہیں تو آپ اپنی حفاظت واپس لے لیجئے مجھے اس حفاظت کی کوڑی بھر بھی پرواہ نہیں۔ میں خدا کا ہوں اور خدا کی حفاظت میں رہوں گا پھر آپؐ نے فرمایا یہ کیا لالچیں دیتے ہیں۔ خدا کی قسم اگر سورج کو میرے دائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دیں اور چاند کو میرے بائیں ہاتھ پر لا کر رکھ دیں تب بھی مَیں خدا کی طرف بلانے سے باز نہیں آؤں گا۔

ہم اپنے آقاؐ سے کیسے بے وفائی کریں۔ پس ہماری سرشت میں تو یہ تعلیم داخل ہے۔ اس مٹی سے گوندھے ہوئے ہم لوگ ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دُکھ اور تکلیفیں جن کے خوف سے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے غلام پیچھے نہیں ہٹے اور تا دمِ آخر اپنے رب کی طرف بلاتے رہے ہم بے وفائی کریں اس آقاؐ سے اور ہم اس بات سے پیچھے ہٹ جائیں یہ ممکن نہیں۔ ہم جو تجدید عہد کر بیٹھے ہیں ہم جنہوں نے آج حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب ترین روحانی فرزند مسیح موعود کو سچا سمجھا اور آپ کی باتوں پر ایمان لاتے اور آپ کے ہاتھ پر ان سارے نیک عہدوں کی تجدید کی جو اس سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر کٹے جا چکے تھے۔ ہم کیسے باز آجائیں ہم کیسے رُک جائیں۔"

اے میرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرہ میرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

(سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

احمدیوں کیلئے دعائیہ اشعار

حضرت مصلح موعودؓ

بڑھتی رہے خدا کی محبّت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذّت خدا کرے

توحید کی ہو لب پہ شہادت خدا کرے
ایمان کی ہو دل میں حلاوت خدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے

حاکم رہے دلوں پہ شریعت خدا کرے
حاصل ہو مصطفٰےؐ کی رفاقت خدا کرے

بڑھتی رہے ہمیشہ ہی طاقت خدا کرے
جسموں کو چھُو نہ جائے نقاہت خدا کرے

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے

ٹل جائے جو کبھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے

سُن لے ندائے حق کو یہ امت خدا کرے
پکڑے بروز دامنِ مِلّت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیشہ تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

گہوارۂ علوم تمہارے بنیں قلوب
پھٹکے نہ پاس تک بھی جہالت خدا کرے

بدیوں سے پہلو اپنا بچاتے رہو مدام
تقوٰی کی راہیں طے ہوں بعجلت خدا کرے

سُننے لگے وہ بات تمہاری بذوق و شوق
دنیا کے دل سے دور ہو نفرت خدا کرے

پھیلاؤ سب جہان میں قولِ رسولؐ کو
حاصل ہو شرق و غرب میں سطوت خدا کرے

تبلیغ دین و نشر و ہدایت کے کام پر
مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر مُلک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

قرآنِ پاک ہاتھ میں ہو دل میں نُور ہو
مل جائے مومنوں کی فراست خدا کرے

دجّال کے بچھائے ہوئے جال توڑ دو
حاصل ہو تم کو ایسی ذہانت خدا کرے

پرواز ہو تمہاری نہ افلاک سے بُلند
پیدا ہو بازوؤں میں وہ قوت خدا کرے

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نُورِ نبوّت خدا کرے

قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ جہان میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمہارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رخصت خدا کرے

اک وقت آئیگا کہ کہیں گے تمام لوگ
مِلّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے